واقفینِ نو کیلئے

خدمت دین کی غرض سے پیشہ ورانہ انتخاب کے سلسلہ میں

عمومی رھنمائی

از

(ڈاکٹر شمیم احمد (انچارج شعبہ وقفِ نو۔لندن)

واقفینِ نو کیلئے

خدمت دین کی غرض سے پیشہ ورانہ انتخاب کے سلسلہ میں

عمومی رہنمائی

ڈاکٹر شمیم احمد (انچارج شعبہ وقفِ نو)

بعض واقفینِ نو کے والدین انفرادی طور پر رابطہ کر کے معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ جب اُن کے بچے بڑے ہو جائیں گے تو وہ کس رنگ میں جماعت کی خدمت کریں گے۔ ایسے والدین کی اطلاع اور عمومی رہنمائی کے لئے یہ مضمون شائع کیا جا رہا ہے۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۳ اپریل ۱۹۸۷ء کو اس مبارک تحریک کے آغاز کا اعلان اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا اور اس کے بعد چار مزید خطبات میں احبابِ جماعت کو تفصیلی ہدایات سے نوازا تھا۔ یہ خطبات پاکستان میں علیحدہ علیحدہ اور بیرون پاکستان کے لئے یکجائی صورت میں چھپ چکے ہیں۔ ان خطبات میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس مبارک تحریک کے مختلف پہلوؤں مثلاً اس کے اغراض و مقاصد، والدین اور نظامِ جماعت کی ذمہ داریوں کے بارہ میں رہنمائی فرمائی ہے۔ ان ہدایات پر غور کیا جائے تو وہ آئندہ کے لائحہ عمل پر خوب روشنی ڈالتی ہیں۔ اسی لئے والدین کو ہمیشہ اس بات کی تاکید کی جاتی ہے کہ وہ وقف کا ارادہ کرنے سے قبل ان خطبات کا بغور مطالعہ کریں اور وقف کرنے کے بعد بھی ان خطبات کو پڑھتے رہیں اور ان میں بیان فرمودہ ہدایات کو مدِّ نظر رکھ کر اپنے بچوں کی تربیت کی کوشش کرتے رہیں۔

سب سے اہم اور بنیادی بات

وقفِ نو کے ضمن میں سب سے زیادہ اہم اور بنیادی بات یہ ہے کہ بچوں کو شروع سے ہی یہ بات ذہن نشین کروائی جانی چاہئے کہ وہ اسلام کی خدمت کے لئے وقف ہیں اور بڑے ہو کر انہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ساری زندگی اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے کام کرنا ہے۔ چنانچہ سیّدنا حضورِ انور نے ارشاد فرمایا:

''ان کو بچپن سے ہی اس بات پر آمادہ کرنا شروع کریں کہ تم ایک عظیم مقصد کے لئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہو جبکہ غلبہ ٔ اسلام کی ایک صدی غلبہ ٔ اسلام کی دوسری صدی سے مل گئی ہے اس سنگم پر تمہاری پیدائش ہوئی ہے اور اس نیّت اور دعا کے ساتھ ہم نے تجھ کو مانگا تھا خدا سے کہ اے خدا تو آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے ان کو عظیم الشان مجاہد بنانا''۔ (خطبہ جمعہ ۳/ اپریل ۱۹۸۷ء)

وہ والدین جو اپنے بچوں کے ذہن میں شروع سے ہی یہ احساس پیدا نہیں کرتے کہ وہ خدمتِ اسلام کے لئے وقف ہیں اُن کے بچے بعض دفعہ بڑے ہو کر وقف کی طرف مائل نہیں ہوتے اور وقت آنے پر وقف کے لئے اپنے آپ کو تیار نہیں پاتے یا بڑے ہو کر ایسے پیشوں کی طرف راغب ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے وہ خدمتِ اسلام سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں ایک ملک سے اطلاع موصول ہوئی کہ جب وہاں بچوں کا جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ ان میں چند بچے ایسے پیشوں کی طرف راغب ہیں جن کے تحت وہ جماعت کے لئے کارآمد نہیں ہوں گے۔ اس لئے اس پہلو پر جتنا بھی زور دیا جائے کم ہے کہ شروع سے ہی بچوں کو یہ بات ذہن نشین کروائی جانی چاہئے کہ انہیں خدمتِ اسلام کے لئے مانگا گیا تھا اور یہ کہ ان سے کیا بلند توقعات وابستہ کی گئی ہیں۔

اس ضمن میں دعاؤں کی بھی بہت ضرورت ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی نیک تمنائیں پوری فرمائے۔ سیّدنا حضورِ انور نے والدین کو نصیحت فرمائی کہ:

''خدا کے حضور بچے کو پیش کرنا ایک بہت ہی اہم واقعہ ہے یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے اور آپ یاد رکھیں کہ وہ لوگ جو خلوص اور پیار کے ساتھ قربانیاں دیا کرتے ہیں وہ اپنے پیار کی نسبت سے ان قربانیوں کو سجا کر پیش کیا کرتے ہیں..... پیشتر اس کے یہ بچے اتنے بڑے ہوں کہ جماعت کے سپرد کئے جائیں ان ماں باپ کی بہت ذمہ داری ہے کہ وہ ان قربانیوں کو اس طرح تیار کریں کہ ان کے دل کی حسرتیں پوری ہوں، جس شان کے ساتھ وہ خدا کے حضور ایک غیر معمولی تحفہ پیش کرنے کی تمنا رکھتے ہیں وہ تمنائیں پوری ہوں''۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰/ فروری ۱۹۸۹ء)

والدین کوشروع سے ہی اس بات کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے کہ ان کا بچہ بڑا ہو کر کس طرح خدمت کرے گا۔کیا وہ بطور مربی سلسلہ اسلام کی خدمت کرے گا یا کسی اور رنگ میں پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ مثلاً استاد، ڈاکٹر یا زبانوں کا ماہر بن کر اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کرے گا۔اس امر کے لئے والدین کی خواہشات کے علاوہ بچوں کے ذہنی رجحان کو بھی ملحوظ رکھا جانا چاہئے۔

اس مقصد کے لئے مرکزی ہدایات کے تحت تمام ممالک اور جماعتوں کو ہدائت کی گئی تھی کہ وہ کریئر پلاننگ کمیٹیاں تشکیل دیں جو والدین کی خواہشات، بچوں کے ذہنی رجحانات، ان کی تعلیمی استعدادوں اور جماعتی ضروریات کو مدّ نظر رکھ کر والدین کی رہنمائی کریں۔والدین کو چاہئے کہ اپنی جماعتوں کے سیکرٹریان اور صدر صاحبان سے رابطہ رکھیں اور جہاں جہاں ایسی کریئر پلاننگ کمیٹیاں قائم ہو چکی ہیں ان سے استفادہ کریں۔اگر کہیں ایسی کمیٹیاں قائم نہیں ہوئیں تو ذمہ دار عہدیداران کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تیزی سے پھیلتی ہوئی جماعت اور اس کی بڑھتی ہوئی ضروریات اس بات کی متقاضی ہیں کہ بے شمار پیشہ ورانہ مہارت رکھنے والے واقفین زندگی وقت کے جدید تقاضوں کے تحت خدمات کے لئے دستیاب ہوں۔اسی مقصد کے حصول کے لئے حضورِ انور ایدہ اللہ نے تحریک وقفِ نو کو جاری فرمایا تھا۔سیّدنا حضورِ انور کے ارشادات اور ہدایات کی روشنی میں نیز جماعت کی آئندہ زمانوں میں تیزی سے بڑھتی ہوئی ضروریات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے عمومی رہنمائی کے طور پر چند پیشوں کا انتخاب درج ہے۔

مربّیان اور مبلغین:

جماعت کو بے شمار مرّبیان کی ضرورت ہے جو دنیا بھر میں تبلیغ اور تربیت کا کام کرسکیں۔جامعہ احمدیہ میں عام طور پر میٹرک یا جی سی ایس سی کے بعد بچے داخلہ لیتے ہیں اور پانچ سات سال کی تعلیم کے بعد شاہد کی ڈگری حاصل کر کے مربی سلسلہ کے طور پر کام کرتے ہیں۔اُس کے بعد بعض مربّیان مزید تعلیم اور ریسرچ کے ذریعہ مختلف مضامین مثلاً قرآن، حدیث، فقہ، کلام اور موازنہ مذاہب وغیرہ میں اختصاص (Specialisation) بھی حاصل کرتے ہیں۔اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ، قادیان، انڈونیشیا، گھانا، تنزانیہ اور نائیجریا میں مرّبیان کی ٹریننگ کے لئے جامعات قائم ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے انگلستان اور کینیڈا میں بھی جامعہ احمدیہ قائم ہو چکے ہیں۔مزید معلومات کے لئے ان جامعات سے رابطہ کیا جانا چاہیے۔

وقف اور تعلیمی مہارت کا اصل مقصد

مربّیان اور مبلغین کی تیاری کے علاوہ والدین کی عمومی رہنمائی کے لئے چند پیشوں کا انتخاب درج ہے۔پیشوں کے ذکر سے قبل یہ امر بیان کرنا ضروری ہے کہ وقف اور مختلف پیشوں کے ذریعہ خدمت کا اصل مقصود خدا تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنا اور اپنی اولاد کا تعلق مضبوط کرنا ہے اور روحانیت میں ترقی کرنا ہے۔اس عظیم مقصد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے سیّدنا حضورِ انور نے ارشاد فرمایا:

”دعائیں کریں کہ اے خدا! ہمارے بچوں کو اپنے لئے چن لے، ان کو اپنے لئے خاص کر لے۔تیرے ہو کر رہ جائیں۔اور آئندہ صدی میں ایک عظیم الشان واقفین بچوں کی فوج ساری دنیا سے اس طرح داخل ہو رہی ہو کہ وہ دنیا سے آزاد ہو رہی ہو اور محمد رسول ﷺ کے خدا کی غلام بن کے اس صدی میں داخل ہو رہی ہو“۔ (خطبہ جمعہ ۳؍ اپریل ۱۹۸۷ء)

نیز حضور ایدہ اللہ نے والدین کو توجہ دلائی کہ بچوں کو شروع سے ہی متقی بنانے کی کوشش کریں اور ان کے دل دین کی طرف راغب کریں۔فرمایا:

”واقفینِ نو کو بچپن ہی سے متقی بنائیں اور ان کے ماحول کو پاک اور صاف رکھیں اور ان کے سامنے ایسی حرکتیں نہ کریں جن کے نتیجے میں ان کے دل دین سے ہٹ کر دنیا کی طرف مائل ہونے لگ جائیں۔پوری توجہ ان پر اس طرح دیں جس طرح ایک بہت ہی عزیز چیز کو ایک بہت عظیم مقصد کے لئے تیار کیا جا رہا ہو“ ۔ (خطبہ جمعہ یکم دسمبر ۱۹۸۹ء)

زبانوں کے ماہرین:

متوقع تعلیمی معیار: ایم۔اے/ پی۔ایچ۔ڈی۔

موزوں: مردوں/عورتوں کے لئے۔

آئندہ زمانوں میں جماعت کو ایسے بیشمار ماہرین کی ضرورت ہوگی جو مختلف زبانوں پر کامل عبور رکھتے ہوں یعنی بول چال اور تحریر کی مشق رکھتے ہوں نیز ترجمہ اور تصنیف کی صلاحیت رکھتے ہوں اور ان میں اتنی صلاحیت ہو کہ وہ قرآن مجید، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفاء احمدیت کے خطبات اور ان

کی تصانیف نیز سلسلہ کے دیگر لٹریچر کو باآسانی تراجم کی صورت میں پیش کرسکیں اور ضرورت پڑنے پران ملکوں میں تبلیغ کا فریضہ بھی ادا کرسکیں۔
سیّدنا حضورِانور نے اپنے خطبات میں ایسی زبانوں کی نشاندہی فرماتے ہوئے واقفینِ نو کو اردو، عربی، انگریزی، روسی، چینی، اٹالین، پولش، سپینش، پرتگالی، ٹرکش، کورین اور جاپانی زبانوں میں اعلیٰ مہارت حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔
وقفِ نو کے ضمن میں ایک ملاقات میں سیّدنا حضورِانور نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ جرمنی کی جماعت خاص طور پر اپنے واقفین کو ایسٹرن بلاک کی زبانوں یعنی ہنگیرین، رومانین، البانین، بلغارین اور چیکوسلواکین میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے تیار کرے کیونکہ یہ ایسی زبانیں ہیں جن کا جرمنی سے تعلق ہے اور جرمن قوم ان سے پرانے تاریخی روابط رکھتی ہے۔
اپنے خطبات میں حضورانور نے خاص طور پر لڑکیوں کو زبانوں کے ماہرین بنانے کی طرف توجہ دلائی ہے نیز یہ کہ وہ ٹائپ اور کمپیوٹر پر کام کرنا بھی سیکھیں تاکہ وہ بغیر خاوندوں سے علیحدہ ہوئے گھر بیٹھے تصانیف کا کام کرسکیں۔
اسی طرح فرمایا کہ وہ بچے جو مغربی دنیا میں آباد ہیں ان کے لئے ان ملکوں میں زبانیں سیکھنے کی بہت سہولتیں حاصل ہیں اس لئے ان کے والدین کو خصوصیت سے اس طرف توجہ کرنی چاہئے کہ وہ شروع سے ہی اس بات کا مصمم ارادہ کرلیں کہ انہوں نے اپنے بچوں کو کسی نہ کسی زبان کا ماہر بنانا ہے۔

دینی امور کے ماہرین:

وقفِ نو کے ضمن میں ایک ملاقات میں سیّدنا حضورِانور نے فرمایا کہ واقفین میں سے ایک حصہ ایسا ہونا چاہئے جو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد دینی امور کے ماہر بنیں مثلاً کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماہر ہوں۔ اسی طرح بعض غیر احمدی مسلمانوں سے متعلق فرقوں میں اختصاص حاصل کریں۔

موازنہ مذاہب:

اسی طرح سیّدنا حضورِانور نے اس خواہش کا بھی اظہار فرمایا کہ کچھ واقفین کو اعلیٰ تعلیم کے بعد مختلف مذاہب مثلاً عیسائیت، ہندوازم، یہودیت، اور بہائی ازم کا سپیشلسٹ بنایا جائے۔ وہ اس قابل ہوں کہ تحقیقی مقالے تحریر کرسکیں اور اپنے مضمون میں اتھارٹی ہوں۔

اساتذہ:

متوقع تعلیمی معیار: بی۔ایڈ/ایم۔ایڈ
موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے۔

ایسے اساتذہ جو ہائی سکول اور کالج کے درجہ پر پڑھا سکیں خصوصاً فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، ریاضیات، جغرافیہ، عربی اور انگریزی کے مضامین میں ایم۔اے یا ایم ایس سی کیا ہو۔ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتیں بھی تعلیم کے شعبہ میں بہت کام کرسکتی ہیں۔
حضورِانور نے بچیوں کو علم سکھلانے اور ان کو تعلیمی میدان میں آگے لانے کی بہت تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا:
’’بچیوں کو تعلیم کے میدان میں آگے لائیں۔ علمی کام سکھائیں اور علم تو بڑھانا ہی ہے لیکن علم سکھانے کا نظام جو ہے جس کو بی ایڈ یا ایم ایڈ کہا جاتا ہے ایسی ڈگریاں جن میں تعلیم دینے کا سلیقہ سکھایا جاتا ہے ان میں داخل کریں آئندہ بڑے ہو کر۔ لیکن ابھی سے ان کی تربیت اس رنگ میں شروع کریں‘‘۔(خطبہ جمعہ ۸/ ستمبر ۱۹۸۹ء)
زبانوں کے ماہرین یا اساتذہ میں سے ایسے واقفین کی بھی ضرورت ہوگی جو آگے چل کر مختلف زبانیں سکھانے کے لئے پروگرام تیار کریں جو ایم ٹی اے کے ذریعہ نشر کئے جاسکیں۔ ان زبانوں کو سکھانے کے لئے کتب اور ویڈیو کیسٹ بھی تیار کی جاسکتی ہیں۔ ایسے واقفین مختلف ملکوں کے مراکز میں لینگویج انسٹی ٹیوٹ کے قیام اور ان کے انتظامات کے لئے بھی بہت کارآمد ثابت ہوسکتے ہیں۔

ریسرچ سکالرز:

آئندہ جماعت کو ایسے ریسرچ سکالرز کی بھی ضرورت ہوگی جو اعلیٰ تعلیم کے بعد ریسرچ کا تجربہ رکھتے ہوں اور سائنسی و غیر سائنسی یا کسی بھی موضوع پر ریسرچ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور اس ذریعہ سے خدمتِ دین کرسکیں۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شروع سے ہی ہدایت اور خواہش رہی ہے کہ واقفین میں ریسرچ کا جذبہ پیدا ہو۔ اسی لئے وقفِ نو کی کلاسوں میں واقفین خود مضامین تیار کرکے پیش کرتے ہیں تاکہ بڑے ہو کر ان میں ریسرچ کی طرف رجحان بڑھے۔

میڈیکل:

متوقع تعلیمی معیار: ایم۔بی۔بی۔ایس/ایم۔ڈی/بی۔ڈی۔ایس/اعلیٰ تعلیم کے ڈپلومہ جات

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے۔

واقفینِ نو کو ایسے ڈاکٹر بنانے کی کوشش کریں جو جماعت کے ہسپتالوں میں بطور جنرل فزیشن، سرجن، مختلف امراض اور دندان سازی کے ماہرین کے طور پر کام کرسکیں۔ میڈیکل کے بہت سے شعبے ہیں اور ہر شعبہ کی اپنی اہمیت ہے۔ جماعت کو ہر میدان کے ماہرین کی ضرورت ہوگی۔

اس سلسلہ میں سیّدنا حضورِانور نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جماعت کو خدمت کے میدان میں لیڈی ڈاکٹرز کی بہت ضرورت ہے اور بہت بڑی خدمت کرسکتی ہیں۔ اس لئے احمدی بچیوں کو ڈاکٹر بن کر اپنی زندگیاں پیش کرنی چاہئیں۔ حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

”ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ خواتین ڈاکٹروں کو خدا تعالیٰ اگر توفیق دے تو وہ بہت بڑی خدمت کرسکتی ہیں اور بہت گہرا اثر چھوڑ سکتی ہیں اور اس رستے سے پھر وہ اسلام کا پیغام دینے میں بھی دوسروں پر فوقیت رکھتی ہیں۔ اس لئے احمدی خواتین کو ڈاکٹر بن کر اپنی زندگیاں پیش کرنی چاہئیں۔“

(خطبہ جمعہ ۸/ ستمبر ۱۹۸۹ء)

ہومیوپیتھی:

متوقع تعلیمی معیار: باقاعدہ مستند کورس کے ساتھ حاصل کردہ ڈگری

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے

دنیا بھر میں یہ طریق علاج مقبول ہو رہا ہے اور اس کے باقاعدہ ڈگری کورسز کروائے جاتے ہیں۔ سیّدنا حضورِانور کی ذاتی دلچسپی اور توجہ سے یہ طریق علاج جماعت میں بھی بہت مقبول اور رائج ہو چکا ہے۔ مختلف ممالک میں ڈسپنسریاں قائم ہو چکی ہیں اور ان سے بہت استفادہ کیا جا رہا ہے۔ آئندہ جماعت کو باقاعدہ مستند تربیت یافتہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کی بھی ضرورت ہوگی جو اس کام کو آگے بڑھا سکیں اور دنیا کی خدمت کرسکیں۔

نرسنگ:

متوقع تعلیمی معیار: نرسنگ کے ڈپلومہ جات۔

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے

جنرل نرسنگ، مڈوائفری اور اپریشن تھیٹر میں کام کرنے کا تجربہ اور اہلیت۔

میڈیکل ٹیکنیشین:

متوقع تعلیمی معیار: مختلف ڈپلومہ جات

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے۔

احمدیہ ہسپتالوں اور کلینک میں کام کرنے کے لئے ریڈیوگرافر، فزیوتھراپسٹ اور لیبارٹری ٹیکنیشن کی ضرورت ہوگی۔

فارماسسٹ:

متوقع تعلیمی معیار: بی۔فارمیسی۔

موزوں مردوں اور عورتوں کے لئے

مختلف ممالک میں جماعت کے ہسپتالوں میں فارمیسی اور ادویات کے کام کو سنبھالنے کے لئے فارماسسٹس کی بھی ضرورت پڑے گی۔ اس لئے واقفین کو اس شعبہ کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔

کمپیوٹر کے ماہرین:

متوقع تعلیمی معیار: ڈگری/ڈپلومہ جات۔

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کمپیوٹر اور نئی ٹیکنالوجی سے بھرپور استفادہ کر رہی ہے اور آئندہ زمانوں میں بے شمار ماہرین کی ضرورت ہوگی

جومختلف قسم کے پروگرام تیار کر کے جماعتی ضروریات کو پورا کرسکیں۔کمپیوٹر کی کئی شاخیں ہیں مثلاً سافٹ ویر، ہارڈ ویر اور ڈیزائین گرافکس وغیرہ اس لئے کمپیوٹر کے مختلف کاموں کے ماہرین کی ضرورت ہوگی۔

پرنٹرز:

متوقع تعلیمی معیار: ڈپلومہ/ ڈگری۔

موزوں: مردوں کے لئے۔

اشاعت جماعت کا ایک نہائت اہم شعبہ ہے۔کتب اور لٹریچر کی معیاری چھپائی کے لئے ایسے تعلیم یافتہ واقفین کی ضرورت ہوگی جوفنی مہارت کے ساتھ جماعت کے مختلف ممالک میں قائم شدہ یا آئندہ قائم ہونے والے پرنٹنگ پریسوں کو اعلیٰ طریق پر چلاسکیں۔

براڈکاسٹنگ:

متوقع تعلیمی معیار: ڈپلومہ/ ڈگری۔

موزوں: مردوں/عورتوں کے لئے۔

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دنیا بھر میں MTA کے پروگرام تیار ہورہے ہیں۔انشااللہ یہ سلسلہ اور ترقی کرے گا تو اس وقت ایسے واقفین کی ضرورت ہوگی جو پیشہ ورانہ صلاحیت کے ساتھ براڈکاسٹنگ اور ٹیلی ویژن اور ویڈیو گرافی سے متعلقہ امور کو جدید تقاضوں کے مطابق چلاسکیں۔یہ بھی بہت وسیع میدان ہے۔اس میں تیزی سے نئی ضرورتیں سامنے آرہی ہیں اور جماعت کو فوری طور پر ایسے افراد کی ضرورت ہے جو ریکارڈنگ،سکرپٹ رائیٹنگ،نیوز ریڈنگ،دستاویزی فلموں کی تیاری اور انٹرویو کرنے والے نیز سیٹیلائٹ کمیونیکیشن کے ماہر ہوں۔

جرنلزم:

متوقع تعلیمی معیار: ایم اے۔

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے۔

جماعتی اخبارات،رسالہ جات،اشاعت اور پریس کے متعلقہ امور کو بہترین خطوط پر چلانے والے،اچھا تصنیفی کام کرنے والے جرنلسٹ بھی جماعت کو چاہئیں۔اس لئے واقفینِ نو کو جرنلزم اور اس کے مختلف شعبوں میں بھی مہارت حاصل کرنی چاہئے۔

اکاؤنٹنٹ:

متوقع تعلیمی معیار: بی کام/ایم کام۔

اکاؤنٹس کے ماہرین جو جماعت کے مالی نظام کے لئے کام کرسکیں۔

آرکیٹیکٹ:

متوقع تعلیمی معیار: ڈگری۔

ایسے واقفین جو دنیا بھر میں جماعت کی مساجد،ہسپتالوں اور دیگر عمارات کے ڈیزائن اور ان سے متعلقہ امور میں خدمت بجالاسکیں۔

بزنس ایڈمنسٹریشن:

متوقع تعلیمی معیار: ڈگری۔

ایسے واقفین جو مارکیٹنگ اور بزنس ایڈمنسٹریشن میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد جماعت کی کتب اور لٹریچر کی فروخت اور ہسپتالوں اور سکولوں وغیرہ کی پلاننگ اور ایڈمنسٹریشن کے متعلقہ امور کی نگرانی کرسکیں۔

زراعت:

متوقع تعلیمی معیار: ڈگری۔

افریقہ کے ممالک میں یا جہاں بھی آئندہ جماعت کو ضرورت ہو ایسے واقفین درکار ہوں گے جو مختلف پراجیکٹس پر کام اور نگرانی کرسکیں۔

ماہرینِ آثارِ قدیمہ:

سیّدنا حضورِ انور نے اس خواہش کا بھی اظہار فرمایا ہے کہ واقفین میں سے ایسے بھی ہونے چاہئیں جو آثارِ قدیمہ کے مضمون میں اعلیٰ تعلیم اور تجربہ حاصل کریں اور قرآن مجید کے کلام اور نور کی روشنی میں اس مضمون کو لیں اور دنیا پر قرآن اور اسلام کی برتری ثابت کریں۔

انجینئرز:

یہ بھی ایک بہت وسیع میدان ہے۔ جماعت کی روزافزوں ترقی کے نتیجہ میں سول اور الیکٹریکل انجینئرز کی ضرورت ہوگی جو جماعت کی مساجد، عمارات اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کے کام کو سنبھال سکیں۔ اسی طرح الیکٹرونکس کے ماہر انجینئرز کی بھی ضرورت ہوگی جو جماعت کی ضروریات کو پورا کر سکیں۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے یہ عمومی رہنمائی ہے۔ ہر ملک میں واقفین کی رہنمائی کے لئے قائم کریئر پلاننگ کمیٹیاں جماعت کے عالمی وملکی تقاضوں اور بچوں کے رجحانات اور استعدادوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے مزید مشورہ دے سکتی ہیں۔ والدین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ابھی سے سنجیدگی سے سوچنا شروع کریں کہ ان کے بچوں نے کس نہج پر تعلیم حاصل کرنی ہے اور کس رنگ میں اپنی زندگی اسلام کی خدمت کے لئے صرف کرنی ہے۔ اس تیاری میں یہ خیال کر کے دیر نہ کریں کہ ابھی بچے چھوٹے ہیں جب بڑے ہوں گے تو دیکھا جائے گا۔ ابھی سے دعاؤں سے کام لیتے ہوئے فیصلہ کریں اور پھر اپنی پوری سعی کے ساتھ اس عظیم مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کوشاں ہوں۔

اللہ کرے تمام والدین جنہوں نے اپنے بچوں کو وقف کیا ہے اس ذمہ داری سے اس رنگ میں عہدہ برآ ہوں کہ ان کے بچے ہمارے پیارے آقا کی تمناؤں اور والدین کی خواہشات کے مطابق نافع وجود بن کر خدمتِ اسلام وخدمت بنی نوع انسان میں اپنی زندگیاں صرف کر رہے ہوں اور خدا تعالیٰ کے پیار کی نظریں ان پر پڑ رہی ہوں آمین۔

واقفینِ نو اور اُردو کی تعلیم

(ڈاکٹر شمیم احمد انچارج شعبہ وقفِ نو)

تحریک وقفِ نو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریکات میں سے ایک اہم تحریک ہے۔ آپ نے ایک دفعہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بڑے زور سے میرے دل میں ڈالا کہ آئندہ سالوں میں جماعت کو بے شمار واقفین زندگی کی ضرورت ہوگی جو زندگی کے ہر شعبہ میں کام کرنے کے ماہر ہوں اور وہ شروع سے اس نہج پر پروان چڑھیں کہ بڑے ہو کر وہ اسلام کی اشاعت اور سربلندی اور خدمت کے لئے وقف ہوں۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبات میں بڑی تفصیل کے ساتھ رہنمائی فرمائی کہ کس طرح ان بچوں کی تعلیم وتربیت کرنی ہے اور اس کے متعلقہ امور پر تفصیلی ہدایات سے نوازا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توجہ شروع ہی سے واقفین نو کی تعلیم وتربیت کی طرف مبذول ہے۔ خلافتِ خامسہ کے بابرکت آغاز کے ساتھ ہی تحریک جدید کے نمائندگان کے ساتھ پہلی ملاقات میں سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک وقفِ نو کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا اور فرمایا:

''حضرت صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی یہ اہم تحریک تھی اور ایک اہم کام تھا، اب ہم نے انشاء اللہ اس کام کو جاری رکھنا ہے اور اسے مکمل کرنا ہے''

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واقفینِ نو میں بہت گہری دلچسپی لے رہے ہیں اور بڑی توجہ کے ساتھ ان کی تعلیم و تربیت کا جائزہ لے رہے ہیں۔ انگلستان میں واقفین کے ایک اجتماع میں بہت سی باتوں کو نوٹ کر کے شعبہ وقفِ نو مرکزیہ کو تربیتی امور کے بارے میں ہدایات فرمائیں جنہیں تمام ممالک کے امراء کی خدمت میں بھجوایا جا چکا ہے کہ وہ کس طرح اپنے ملکوں میں واقفین نو کی تربیت کی طرف توجہ دیں۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش ہے کہ ہر سطح پر کارکنان واقفینِ نو کی تعلیم وتربیت کا کام پوری دلچسپی، محنت اور توجہ کے ساتھ کریں۔ بعض مقامات پر کماحقہ لگن کے ساتھ کام نہیں ہو رہا اور کارکنان میں بیداری پیدا کرنے کے لئے سیّدنا حضور انور نے خود واقفین کو پڑھانا شروع کیا ہے جن کی کلاسیں ایم ٹی اے پر دکھائی جا رہی ہیں۔ اس کے دو مقصد ہیں۔ ایک تو بچے خود براہ راست سیّدنا حضور پر نور کی ذات با

برکات سے فیض حاصل کریں اوران کی تعلیم وتربیت کا بندوبست ہواور دوسرے ساری دنیا میں وقفِ نو کے کارکنان میں بیداری پیدا ہو کہ انہوں نے فوری طور پر واقفینِ نو کی تعلیم وتربیت کی طرف توجہ کرنی ہے۔سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود واقفین بچوں کو خود پڑھانا شروع کیا ہے اوران کے لئے بہت وقت دے رہے ہیں۔حال ہی میں ایک ملاقات میں ارشاد فرمایا کہ ”ان کلاسوں کا مقصد صرف پڑھانا ہی نہیں ہے بلکہ ایک بیداری پیدا کرنا مقصود ہے۔“

پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے تحت واقفین نو بچوں کی کلاسوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ایک چھوٹے بچوں کی کلاس جسے ”بُستانِ وقفِ نو“ کا نام دیا گیا ہے۔لڑکوں کی کلاس کا نام ”گلشنِ وقفِ نو“ اطفال اور خدام اورلڑکیوں کی کلاس کا نام ”گلشنِ وقفِ نو“ ناصرات اور لجنہ تجویز فرمایا گیا ہے۔ان کلاسوں کے انعقاد کے لئے تین ٹیموں کی تشکیل دی گئی ہے جو علیحدہ علیحدہ اپنا کام کر رہی ہیں۔اس کام کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے ہوسکتا ہے کہ باوجود شدید مصروفیات کے سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان تینوں ٹیموں کے کارکنان کو بڑی باقاعدگی سے ملاقات کا شرف بخشتے ہیں اور ہر موضوع پر تفصیلی ہدایات سے نوازتے ہیں کہ کس طرح کام کرنا ہے۔

بچوں کو پڑھانے کے لئے سیّدنا حضور انور بنصرہ العزیز نے اردو زبان کا انتخاب فرمایا ہے۔اس کا مقصد یہ ہے کہ والدین، کارکنان اور بچوں میں اردو کی تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ پیدا ہواور یہ احساس پیدا ہو کہ اس دور میں اردو زبان دینی علوم کو حاصل کرنے کے لئے بہت اہم ہے کیونکہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُر معارف علم الکلام کا بیشتر حصہ اردو زبان میں تحریر کیا گیا ہے اور اردو زبان کے علم کے بغیر ان روحانی خزائن سے فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا۔اس کے علاوہ حضرت مصلح موعودؓ کی کتب اور تفسیر کبیر اور خلفاء کے خطبات وخطابات اور سلسلہ کا دیگر بہت سا قیمتی لٹریچر اردو زبان میں ہی لکھا گیا ہے۔سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کو سمجھنے کے لئے اور ایمان کی پختگی کے لئے ان کتب کا مطالعہ بے حد ضروری ہے۔اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے واقفینِ نو کے لئے اردو زبان کی تعلیم کو لازمی قرار دیا تھا تا کہ بچے خود براہ راست اس روح پرور اور شیریں کلام کو پڑھ کر اس کا عرفان حاصل کریں اور پھر اس نور سے دوسروں کو منوّر کریں۔

پاکستان میں تو سکولوں اور کالجوں میں عموماً اردو زبان میں تعلیم دی جاتی ہے اس لئے اس ماحول میں بچوں کے لئے اردو سیکھنا کوئی مشکل امر نہیں اگر چہ ملک کے عام تعلیمی معیار میں انحطاط کی وجہ سے تحریر وتقریر اور زبان دانی کا معیار بتدریج گر رہا ہے اس لئے واقفین کو عام ملکی معیار سے بہت بہتر اور اعلیٰ اردو سیکھنی چاہئے۔پاکستان سے باہر بسنے والے بچوں کو اردو پڑھانا ایک مشکل کام ہے کیونکہ ان ممالک میں آباد بچے مختلف لسانی، تعلیمی اور معاشرتی پسِ منظر سے تعلق رکھتے ہیں۔اس کے علاوہ دیگر مشکلات بھی حائل ہوتی ہیں اس لئے بیرون پاکستان کے بچوں کو اردو سکھانے کی طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے اور یہ کام زیادہ محنت اور لگن کا متقاضی ہے۔یہاں لندن میں سیّدنا حضور انور کی ان کلاسوں کے انعقاد کے لئے جب جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ اکثر بچوں کی اردو کی تعلیم کی طرف توجہ نہیں دی گئی حالانکہ والدین کو شروع سے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس اہم بات کی طرف توجہ دلائی تھی اور بعد میں وکالت وقف نو اور شعبہ وقفِ نو مرکزیہ وقتاً فوقتاً سرکلرز کے ذریعہ امراء اور سیکرٹریان وقفِ نو کو اس طرف توجہ دلاتا رہا ہے۔والدین نے بچوں کو ملکی زبان سکھانے کی طرف زیادہ توجہ دی ہے مثلاً انگلستان میں بسنے والے والدین نے بچوں کو انگریزی سکھانے کی اور جرمنی میں رہنے والے والدین نے جرمن زبان سکھانے کی طرف زیادہ توجہ دی ہے اور خود بھی ان کے ساتھ ان زبانوں میں گفتگو کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اکثر والدین نے اس بات کو نہیں سمجھا کہ جس ملک میں وہ رہ رہے ہیں اس کی زبان تو ان کے بچے بہرحال سیکھ ہی جائیں گے۔اگر اردو کی طرف توجہ نہ دی گئی تو بچے اپنی مادری زبان بالکل بھول جائیں گے یا سیکھ ہی نہ سکیں گے۔اسی طرح متعلقہ کارکنان وعہدیداران نے بھی اس امر کی اہمیت کو کما حقہٗ نہیں سمجھا اور اس طرف توجہ نہیں دی۔بعض جگہوں پر کام ہو رہا ہے مگر اب تک کے نتائج تشویش پیدا کر رہے ہیں۔

والدین اور ہر سطح کے کارکنان کو چاہئے کہ ایم ٹی اے پر ہر اتوار کو دکھائی جانے والی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان کلاسوں کو خود بھی دیکھیں اور بچوں کو بھی دکھائیں۔خواہ بچے ابھی چھوٹے بھی ہوں تب بھی انہیں یہ کلاسیں ضرور دکھائیں۔واقفین اور واقفات ہر کلاس کو دیکھیں کیونکہ ہر کلاس میں بے شمار تعلیمی اور تربیتی امور سکھائے جا رہے ہیں۔اسی طرح کارکنان کو چاہئے کہ وہ اپنی مقامی جماعتوں میں ان کلاسوں کو ریکارڈ کرنے کا بندوبست کریں اور ان کلاسوں کی ویڈیو لائبریری تیار کریں تا کہ جو بچے کوئی پروگرام نہ دیکھ سکیں وہ بعد میں ان ویڈیوز سے فائدہ اٹھا سکیں۔اس کا دوسرا فائدہ یہ بھی ہوگا کہ جب دوسرے بچے بڑے ہوں گے تو وہ بھی ان پہلے سے ریکارڈ کئے گئے پروگراموں سے فیضیاب ہوسکیں گے۔

والدین کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ وہ جس ملک میں بھی رہ رہے ہوں ان کے بچے اس ملک کی زبان تو ہر حال میں سیکھ جائیں گے کیونکہ وہ اس

ملک کی زبان ہمہ وقت سن رہے ہوں گے اور ان کی تعلیم کا ذریعہ بھی اس زبان میں ہوگا کیونکہ اس قسم کی کئی مثالیں ہیں کہ احمدی بچوں نے انگریزی یا دوسری زبانوں میں اپنے اپنے سکولوں میں اوّل پوزیشن حاصل کی جبکہ یہ زبانیں ان کی مادری زبانیں نہیں تھیں اور اس ملک کے اصلی باشندوں کو زبان کے معاملہ میں پیچھے چھوڑ گئے۔ والدین کو چاہئے کہ گھر میں بچوں کو شروع سے ہی اردو بولنے اور پڑھنے کی مشق کروائیں کیونکہ شروع میں یہ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ گھر میں بچوں کو اردو پڑھائیں۔ اگر والدین نے بچوں کو اردو بولنے کی طرف توجہ نہ دلائی تو اس بات کا بہت امکان ہے کہ بچہ اردو نہیں سیکھ سکے گا۔ اس لئے بچہ اگر ملکی زبان مثلاً انگریزی یا جرمن بولنے کی کوشش کرے تو گھر میں اسے اردو زبان میں جواب دیں اور پیار سے اردو بولنے کی طرف توجہ دلائیں۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ شروع میں بچے اردو بولنا سیکھ جاتے ہیں مگر بعد میں والدین کی بے توجہگی کی وجہ سے سب کچھ سیکھا ہوا بھول جاتے ہیں۔ شروع میں اگر بچہ اردو زبان کی طرف مائل نہ ہو تو اسے پیار سے نرمی کے ساتھ اردو کی طرف راغب کریں اور آسان فہم انداز میں بتائیں کہ اردو ہم احمدیوں اور خصوصاً واقفین کے لئے کیوں ضروری ہے۔

جب بچہ پڑھنا شروع کر دے تو اسے خواہ تھوڑا پڑھائیں مگر بلا ناغہ پڑھائیں تو بہتر ہے۔ شروع میں اگر اردو سمجھنے میں مشکل پیش آ رہی ہو تو ڈانٹنا یا جھڑکنا مناسب نہیں، پیار اور نرمی بہتر نتائج پیدا کر سکتے ہیں۔ اگر کسی لفظ کا مطلب ملکی زبان میں سمجھانا پڑے جو اس وقت بچہ بول رہا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ ایک لحاظ سے بہتر ہے کہ اردو کے ساتھ ساتھ ملکی زبان کے الفاظ بھی سیکھتا چلا جائے اور اس کے ساتھ اردو زبان کے معانی اچھی طرح سیکھ جائے۔ والدین کی خدمت میں یہ بھی گزارش ہے کہ اس بات کا انتظار نہ کریں کہ سیکرٹری وقف نو انہیں اس طرف توجہ دلائے کہ بچے کو اردو پڑھانا شروع کریں بلکہ خود خیال رکھیں کہ جب بچہ اس عمر تک پہنچ جائے کہ اردو پڑھ سکتا ہو تو اسے پڑھانا شروع کر دیں۔ اس کا آغاز واقفین کے قاعدہ سے کیا جا سکتا ہے۔

جب بچہ اچھی طرح اردو پڑھ سکتا ہو تو اسے رسالہ ''تشحیذ الاذہان'' کا خریدار بنوا کر پڑھنے کے لئے دیا جائے۔ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان اور لجنہ اماء اللہ کراچی نے بچوں کے لئے کئی ایک مفید کتب شائع کی ہیں وہ بھی حاصل کر کے پڑھانی چاہئیں۔ اسی طرح مناسب عمر کے ساتھ ساتھ رسالہ خالد، اخبار الفضل، درّثمین، کلام محمود، کلام طاہر اور درّعدن کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائی جائے۔ پھر عمر کی مناسبت سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات اور کتب کی طرف توجہ مبذول کروائی جائے۔

وہ ممالک جہاں بچوں کی مادری زبان اردو نہیں وہاں نیشنل سیکرٹری وقف نو اور مقامی سیکرٹری وقف نو کوشش کریں کہ انہیں کوئی استاد میسر آ سکے جو بچوں کو اور والدین کو اردو پڑھا سکے۔ اس کے لئے، مقامی مربیان، واقفین زندگی، اساتذہ، ڈاکٹر صاحبان یا اور اردو جاننے والے پاکستانی احمدی دوستوں سے مدد لی جائے۔ اس مقصد کے لئے نیشنل امیر صاحب، مقامی صدر اور مشنری صاحبان سے رابطہ کر کے ہر ممکن کوشش کی جائے کہ اردو جاننے والے ٹیوٹر مقرر کئے جا سکیں۔

وہ والدین جن کی مادری زبان اردو نہیں، ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وقف نو کے ننھے مجاہدین کو اردو سکھانے کے لئے ساتھ ساتھ خود بھی اردو سیکھیں تا کہ وہ خود بچے کی رہنمائی کر سکیں۔ اگر ان کی جماعت میں کوئی احمدی دوست اردو جاننے والے ہوں تو ان سے ہر ممکن مدد لیں۔ جب اردو کے فقرات سیکھ لئے جائیں تو ان فقرات کو بچوں کے ساتھ روزمرّہ کی گفتگو میں استعمال کریں اور جہاں بھی موقعہ ملے اردو جاننے والے احباب کے ساتھ اردو میں بات کرنے کی کریں خواہ چند فقرات ہی استعمال کئے جا سکیں۔

نیشنل سیکرٹریان وقف نو کو چاہئے کہ وہ اس بات کا جائزہ لیں کہ ان کی مقامی جماعتوں میں سیکرٹریان وقف نو اردو کی کلاسوں کے انعقاد کی طرف توجہ دیں۔ حسب ضرورت واقفین اور واقفات کی علیحدہ کلاسوں کا انعقاد کیا جائے اور سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے طریق پر بچوں کو پڑھائیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کی جماعت کے بچے اردو سیکھ رہے ہوں اور سولہ سال کی عمر تک ان کی اردو کی استعداد پاکستان میں میٹرک کے بچوں کے برابر ہو۔ اس ضمن میں جماعت کے سیکرٹری تعلیم اور ذیلی تنظیموں مثلاً خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ سے تعاون حاصل کیا جائے خصوصاً لجنہ اماء اللہ سے تعاون اہم ہے کیونکہ جب بچیاں بڑی ہو جائیں گی تو ان کا لڑکوں کے ساتھ پڑھنا مناسب نہیں ہوگا۔

واقفین نو بہت قیمتی بچے ہیں ان کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ کرنے کی بہت ضرورت ہے کیونکہ انہی بچوں نے اسلام کی سربلندی کے لئے کام کرنا ہے اس لئے ان کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری والدین اور نظام جماعت پر یکساں طور پر عائد ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور نباہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

تحریک وقفِ نو سے متعلق چند گزارشات

(ڈاکٹر شمیم احمد، انچارج شعبہ وقف نو)

جو احباب اپنے بچوں کو تحریک وقفِ نو میں شامل کرنا چاہتے ہوں یا ان کے بچے پہلے سے شامل ہوں ان کی اطلاع اور رہنمائی کے لئے مندرجہ ذیل تفصیلی ہدایات شائع کی جارہی ہیں۔

(۱)...تحریک وقفِ نو میں شمولیت کے لئے لازمی ہے کہ بچوں کی ولادت سے قبل والدین خود سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں تحریری طور پر وقف کی درخواست بھجوائیں۔

(۲)...بعض احباب اپنے رشتہ داروں، عزیزوں یا دوستوں کے بچوں کے وقف کے متعلق درخواست بھجواتے ہیں کہ وہ فلاں کو وقف کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ ذکر نہیں ہوتا کہ آیا والدین کی بھی خواہش ہے کہ نہیں۔ درست طریق یہ ہے کہ وقف کی درخواست والدین خود بھجوائیں۔ اگر خود خط نہ لکھ سکتے ہوں تو درخواست والدین کی طرف سے ہونی چاہئے۔

(۳)...بعض والدین سمجھتے ہیں کہ وقف کے لئے مقامی جماعت میں اطلاع کرنا کافی ہے جبکہ وقفِ نو میں شمولیت کے لئے لازمی ہے کہ والدین خوب سوچ سمجھ کر دعاؤں سے کام لیتے ہوئے فیصلہ کرنے کے بعد سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں خود تحریری طور پر وقف کی درخواست بھجوائیں۔

(۴)...مقامی، ضلعی اور نیشنل سیکرٹریانِ وقف نو کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ بچوں کو اس وقت تک اپنی وقفِ نَو کی فہرست میں شامل نہ کیا کریں جب تک والدین ان کو وکالت وقف نو یا شعبہ وقف نو مرکزیہ لندن کی طرف سے منظوری کا خط نہ دیں۔

(۵)...درخواست بھجواتے وقت بعض احباب مکمل کوائف درج نہیں فرماتے اور بعض صورتوں میں پتہ حتیٰ کہ شہر یا ملک کا نام بھی نہیں لکھا ہوتا جس کی وجہ سے ایسے خطوط پر کارروائی کرنا ممکن نہیں ہوتا۔

اگر شہر یا ملک کا نام لکھا ہوا ہو تو جواب بتوسط امیر صاحب یا مشن ہاؤس بھجوایا جاتا ہے جس میں کافی دیر لگ جاتی ہے۔ اس وقت شعبہ وقفِ نو کے پاس بہت سے ایسے خطوط پڑے ہوئے ہیں جن پر کوئی پتہ درج نہ ہونے کی وجہ سے کارروائی نہیں کی جاسکی۔ بعض احباب ایسے بھی ہیں جو چار چار خطوط لکھتے ہیں مگر کسی خط پر بھی پتہ نہیں لکھتے اور ہر خط میں یہ شکایت ضرور لکھتے ہیں کہ انہیں جواب نہیں دیا گیا۔ اس ضمن یہ بھی گزارش ہے کہ لفافہ کے باہر پتہ لکھنے کی بجائے اندر خط پر پتہ تحریر کرنا زیادہ مناسب ہے۔

(۶)...بعض احباب لکھتے ہیں کہ انہیں جواب نہیں ملا یا انہیں حوالہ نمبر وقف نو نہیں بھجوایا گیا اور ان کے خط سے یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ شائد کارکنان کی سستی کی وجہ سے جواب نہیں دیا گیا۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ بعض شہروں میں ڈاک کی خرابی کی وجہ سے خطوط یہاں نہیں پہنچتے یا یہاں سے بھجوائے ہوئے خطوط انہیں موصول نہیں ہو پاتے۔ بعض احباب کو چار چار دفعہ جواب دیں تب ان تک پہنچ پاتا ہے۔

ربوہ کے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے دفاتر یا بیوت الحمد کا پتہ لکھنے کی بجائے گھر کا پتہ درج فرمایا کریں تا کہ انہیں براہ راست گھر کے پتہ پر جواب بھجوایا جاسکے۔ بعض عہدیداران صرف اپنا عہدہ لکھنا کافی سمجھتے ہیں اور اکثر مربیان اپنا پتہ لکھنے کی بجائے صرف مربی سلسلہ دیتے ہیں جو کافی نہیں۔ ایسے خطوط پر کارروائی نہیں کی جاسکتی۔

(۷)...وقف کی درخواست کے ساتھ مندرجہ ذیل کوائف ضرور بھجوائے جائیں:

(ا).....بچہ/بچی کے والد کا نام (ب)...بچہ/بچی کی والدہ کا نام (پ)...بچہ/بچی کے دادا کا نام

(ت)...گھر کا مکمل پتہ جس پر جواب بھجوایا جاسکے

یہ بھی درخواست ہے کہ ناموں کو احتیاط سے لکھا جانا چاہئے اور ہمیشہ ایک طرح نام لکھنا چاہئے کیونکہ کمپیوٹر بدلتے ہوئے ناموں میں فرق نہیں کرسکتا جس سے غلطی اور تکرار کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی کا نام عبدالماجد طاہر ہے تو اسے صرف ماجد یا طاہر نہیں لکھنا چاہئے۔ یورپ میں رہنے والوں کی خدمت میں خاص طور درخواست ہے کہ اپنا نام بہت احتیاط سے لکھا کریں اور ویسے لکھا کریں جس طرح پاکستان میں لکھا کرتے تھے۔ مثال کے طور پر اگر کسی کا نام چوہدری رشید احمد آصف ہے تو اسے آصف چوہدری احمد رشید نہیں لکھنا چاہئے۔

(۸)...جو احباب اپنے خطوط بتوسط پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ بھجواتے ہیں انہیں نوٹ کر لینا چاہئے کہ ان کے خطوط لندن دستی ڈاک سے آتے ہیں ۔بعض اوقات ایسے خطوط بہت تاخیر سے شعبہ وقف نو کو موصول ہوتے ہیں ان کے جواب میں اسی نسبت سے تاخیر ہوتی ہے۔

(۹)...بعض احباب فوری طور پر خط کا جواب یا حوالہ نمبر چاہتے ہیں اس ضمن میں عرض ہے کہ بڑھتے ہوئے کاموں کی وجہ سے فوری جواب دینا ممکن نہیں۔

نوٹ فرمالیا جائے کہ خطوط کا جواب باری آنے پر ضرور دیا جاتا ہے۔

(۰۱)...بعض احباب فیکس کے ذریعہ وقف نو کے فارم بھجوائے جانے کی درخواست کرتے ہیں اور صرف اپنا فیکس نمبر درج کرتے ہیں اور اپنا پتہ درج نہیں فرماتے۔ایسے احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ فارم فیکس کے ذریعہ نہیں بھجوائے جا سکتے اور پتہ درج نہ ہونے کی وجہ سے ایسے خطوط پر کارروائی نہیں کی جا سکتی۔

جو احباب فیکس کے ذریعہ وقف کی درخواست بھجواتے ہیں ان کی خدمت میں عرض ہے کہ مضمون کے چاروں طرف کم از کم ایک انچ کا حاشیہ ضرور چھوڑا کریں۔اگر ایسا نہ کیا جائے تو احتمال ہے کہ فیکس میں پتہ پرنٹ ہونے سے رہ جائے۔پتہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے جواب نہیں دیا جا سکتا۔

(۱۱)...بعض احباب وقف کا خط لکھتے وقت اسی خط میں بہت سی اور باتیں درج کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے ان کا خط مختلف شعبوں سے ہوتا ہوا بہت دیر کے بعد شعبہ وقف نو کو موصول ہوتا ہے۔وقف کی درخواست مختصر لکھیں تو بہتر ہے اور اگر جواب جلدی چاہتے ہوں تو وقف کی درخواست میں دیگر امور کا ذکر نہ کیا کریں۔

(۲۱)...شعبہ وقف نو مرکزیہ لندن کی طرف سے جو حوالہ نمبر وقف نو بھجوایا جاتا ہے اسے سنبھال کر رکھا جانا چاہئے۔بعض احباب بار بار حوالہ نمبر بھجوانے کی درخواست کرتے ہیں جس سے شعبہ ہذا کا کام غیر ضروری طور پر بڑھ جاتا ہے اور ڈاک کا خرچ الگ ہوتا ہے۔بعض احباب حوالہ نمبر وقف نو کے لئے صرف یہ لکھ دیتے ہیں کہ ان کے یا فلاں عزیز کے بچے کا حوالہ نمبر بھجوا دیا جائے مگر کسی قسم کے کوائف درج نہیں کرتے۔بغیر معین کوائف کے ہزار ہا بچوں میں سے ملتے جلتے ناموں کی وجہ سے حوالہ نمبر بھجوانا ممکن نہیں۔اس لئے انہیں لکھنا پڑتا ہے کہ کوائف مکمل کریں تا کہ حوالہ نمبر تلاش کیا جا سکے جس سے خط و کتابت کام بڑھ جاتا ہے اور تاخیر بھی ہوتی ہے۔حوالہ نمبر کے حصول کے ضمن یہ بھی درخواست ہے کہ حوالہ نمبر کے لئے براہ راست انچارج شعبہ وقف نو مرکزیہ لندن کو لکھا جائے کیونکہ حوالہ نمبر وقف نو لندن سے جاری کیا جاتا ہے۔نوٹ کیا جانا چاہیئے کہ حوالہ نمبر کے لئے سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز کو نہیں لکھا جانا چاہئے تا کہ حضور کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔

(۳۱)...وقف نو میں منظوری کے بعد والدین کو چاہئے کہ وہ اپنی مقامی جماعت کے سیکرٹری وقف نو سے رابطہ کر کے انہیں اپنے کوائف سے آگاہ کر کے وقف نو کے پروگراموں میں شمولیت اختیار کریں۔

(۴۱)...وقف نو کے ضمن میں بہت سا لٹریچر نصاب وقف نو،خطبات وقف نو،اردو کے قاعدہ جات وغیرہ شائع ہو چکے ہیں۔انہیں اپنی مقامی جماعت یا مرکزی جماعت سے حاصل کر کے ان کا مطالعہ کریں اور جو ہدایات ہیں ان پر عمل کیا جائے۔یہ کتب شعبہ وقف نو کے پاس نہیں ہیں اس لئے شعبہ وقف نو کو کتب کے لئے نہ لکھا جائے۔

(۵۱)... پتہ تبدیل ہونے کی صورت میں نہائت ضروری ہے کہ شعبہ وقف نو مرکزیہ لندن کو اپنے نئے پتہ سے آگاہ کیا جائے۔بعض احباب کئی کئی سال تک اپنے پتہ کی تبدیلی سے آگاہ نہیں کرتے۔اگر وقف نو کا فارم پُر کرنے کے بعد سے آپ کا پتہ تبدیل ہو گیا ہے اور آپ نے ابھی تک اطلاع نہیں کی تو درخواست ہے کہ فوری طور پر شعبہ ہذا کو اپنے نئے پتہ کی اطلاع دیں اور خط و کتابت کرتے وقت وقف نو کا حوالہ نمبر ضرور درج کیا کریں۔شعبہ وقف نو کا پتہ مندرجہ ذیل ہے:

Waqf-e-Nou Department (Central)

16 Gressen Hall Road, LONDON

SW18 5QL U.K.

(۶۱)...وقف نو کے ضمن میں اگر فوری رابطہ کی ضرورت ہو تو انچارج شعبہ وقفِ نو کے ساتھ مندرجہ ذیل فون نمبر پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

0044-208992-843

☆................☆................☆